رجسٹرڈ ایل ۱۱۵

117

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی (تراب)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت سالانہ ... پیشگی

نمبر ۲۷	دار الامن و الامان قادیان ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء	جلد ۱۳

حضرت اقدس کا ایک تازہ خط

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
آپ کا عنایت نامہ پہنچا اگرچہ یہ سوالات جو آپنے اپنے خط میں لکھے ہیں کئی دفعہ میں اپنی کتابوں میں ان کا جواب لکھ چکا ہوں۔ لیکن آپ کے اصرار کی وجہ سے اب بھی کچھ تھوڑا سا لکھدیتا ہوں۔ قاعدہ کلی کے طور پر آپ یہ یاد رکھیں کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم سب سے مقدم قرآن شریف کو جانتے ہیں اور پھر اس کے بعد وہ حدیثیں ہماری ماخذ و استدلال ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور پھر اس کے بعد وہ امور مشہودہ محسوسہ جس سے کوئی عقل انکار نہیں کر سکتی اور ماسوا اس کے جس قدر احادیث یا اقوال اور آثار قرآن شریف کے مخالف ہیں یا امور مشہودہ محسوسہ بدیہیہ سے مخالف پڑے ہیں ہم ان کو نہیں مانتے۔ اب اس مختصر تقریر کی رو سے ہمارا یہ جواب ہے کہ جسقدر حدیثیں آپ نے پیش کی ہیں ان میں سے کچھ تو ایسی ہیں کہ قرآن کے مخالف اور معارض ہیں اور نیز ایسی حدیثیں کے مخالف ہیں۔ جو قرآن کے مطابق ہیں اور ان میں سے ایسی حدیثیں ہیں جو مجروح اور مخدوش ہیں اور محدثین کو انکی صحت میں کلام ہے۔ چنانچہ مفصل جواب سوالات کا ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

اوّل

قحط کی نسبت جو سوال کیا گیا ہے یہ سراسر جہالت پر مبنی ہے اہجات کو ہر ایک اہل علم جانتا ہے کہ مسلم میں ایک حدیث ہے کہ مسیح کے زمانہ میں ایک سخت قحط پڑیگا

زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں۔

دوم

کفر کے فتوے سے جن لوگوں نے دیو ان سے ہمارا کچھ حرج نہیں کیونکہ جب کہ ہم قرآن اور حدیث اور آسمانی نشانوں سے ثابت کرچکے ہیں کہ ہم حق پر ہیں تو یہ فتوے ہمیں کیا ضرر پہونچا سکتے ہیں بلکہ اس سے تو ہماری اور بھی حقیت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یٰحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون پھر ماسوا اس کے حدیث اور آثار کی کتابوں میں نظر کرو انہیں لکھا ہے کہ مہدی معہود پر کفر کا فتویٰ لگایا جاوے گا اگر اور کوئی کتاب نہ ہو تو حجج الکرامہ میں مہدی کے باب میں دیکھو [illegible] کفر کا فتویٰ لگانا چاہیئے تھا کچھ مضر نہ ہوا بلکہ ایک نشان ہوا جو مکفرین کے ہاتھ سے ظہور میں آیا۔

۳۔ جو شخص رمل کہتا ہے اس کا ثبوت دے اور جب تک وہ ثبوت نہ دے وہ قابل خطاب نہیں ہے۔

۴۔ یہ مطالبہ معجزات کا جو ہے یہ عجیب امر ہے کہ ایک ہی جگہ دو متناقض امر درج کردیئے ہیں پہلے میں لکھا ہے کہ پیشگوئیاں کرتے ہیں اور دوسرے میں لکھا ہے کہ نہیں کرتے پھر ماسوا اس کے اگر کسی کو ہمارے نشان دیکھنے ہیں تو ہماری کتاب تریاق القلوب کو منگا کر دیکھ لے اس میں سو سے زیادہ نشان لکھے ہیں جنکو لاکھوں گواہ موجود ہیں۔

۵ آپ نے لکھا ہے کہ دجال کی علامتیں کونسی ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ہم اس دجال فرضی وہمی کو ہرگز نہیں مانتے جس کی ہمارے مخالف علماء کے دلوں میں تصویر ہے کیونکہ اس دجال کا وجود اور اس کی صفات قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے مخالف ہیں قرآن کی یہ آیۃ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ صاف ظاہر کررہی ہے کہ دنیا میں قیامت تک دو قوموں کو غلبہ رہے گا یا حقیقی متبع حضرت مسیحؑ کے یعنی اہل اسلام یا ادعائی متبع حضرت مسیحؑ کے یعنی نصاریٰ۔ اور دجال نہ حقیقی متبع حضرت مسیحؑ کا ہے نہ ادعائی اس لئے وجود اس کا باطل ہے اور بخاری میں صحیح حدیث یہ ہے کہ یکسر الصلیب اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ عیسائیت کے غلبہ کے وقت ظہور کرے گا اور اس کے غلبہ کو [illegible] گا پس کیونکر ممکن ہے کہ ایک وقت میں عیسائی دین کا بھی غلبہ ہو اور کسی دجال کی سلطنت کا بھی غلبہ ہو اور ماسوا اس کے یہ مان لیا گیا ہے اور یہ عقیدہ ہمارے تمام مخالف علماء کا ہے کہ دجال کا تسلط بجز حرمین شریفین کے کل دنیا پر ہوگا اور یہ حدیث یکسر الصلیب کی بیان کررہی ہے کہ مسیح عیسائیت کے غلبہ کے وقت آئے گا پس جب حالت میں دجال کا غلبہ تمام روئے زمین پر ہوگا تو عیسائی سلطنت اور مذہب کا غلبہ کس زمین پر ہوگا۔ اور چونکہ یکسر الصلیب کی حدیث قرآن کی آیت مذکورہ بالا سے مطابق اور موافق ہے اور یہ حدیث بخاری کی ہے اس لئے بباعث اس توافق اور تظاہر کے یہی حدیث صحیح ہے اور یہی مذہب صحیح ہے۔

۶۔ یہ سوال کہ مسیح کا نزول آسمان سے ہوگا اور مسجد اقصیٰ کے منار پر ہوگا۔ میرے خیال میں ایسا خیال کوئی اہل علم نہیں کرے گا بجز ایک جاہل اور بے خبر کے جسکو علم حدیث کا نہیں ہے کیونکہ جہاں تک ہمارے لئے ممکن تھا ہم نے کل کتابیں حدیثوں کی دیکھیں آسمان کا لفظ کہیں نہیں دیکھا اور نہ دیکھا کہ مسیحؑ آکر منارہ پر بیٹھ جائے گا۔ اگر کسی کے پاس ایسی حدیث ہو بشرطیکہ مرفوع متصل ہو جسکا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے جب تک وہ ایسی حدیث پیش نہ کرے تب تک لائق خطاب وجواب نہیں ہے۔ ہاں البتہ اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ حدیثوں میں نزول کا لفظ موجود ہے لیکن نزول سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ آسمان سے نزول ہوگا بلکہ زبان عرب میں یہ لفظ تشریف اور اکرام کا ہے جیسا کہ کہتے ہیں کہ فلاں لشکر فلاں جگہ اترا۔ اور آپ کہاں اترے ہیں اور فارسی میں اسجگہ فروکش کا لفظ آتا ہے اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ آسمان سے اترے ہیں اسی وجہ سے نزیل زبان عرب میں مسافر کو کہتے ہیں۔

۷ یہ وسوسہ کہ ابھی منار بنا رہے ہیں تو پھر کیا بنانے کے بعد اوپر چھلانگ ماریں گے اس کا جواب ہم ابھی دے چکے ہیں کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ مسیحؑ منار پر آکر بیٹھ جائے گا ایسا معترض جب حوالہ تلاش کرنے کے لیئے کتابوں کو دیکھے گا تو ضرور شرمندہ ہوگا۔

۸۔ اور جو حدیث آپ نے بخاری اور مسلم کی لکھی ہے کہ مسیحؑ

اُترے گا اور صلیب کو توڑے گا اور سوروں کو مارے گا اور جزیہ رکھدے گا افسوس کہ اس حدیث کا صحیح ترجمہ معترض نے نہیں لکھا اور بجائے اس کے کہ جزیہ موقوف کرے گا جزیہ لگا دیگا ترجمہ کیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہمارے سامنے کیوں پیش کی ہے یہ تو اُس کو مضر اور ہمارے لئے مفید ہے۔ کیونکہ اول اس میں آسمان کا ذکر نہیں صرف نزول کا ذکر ہے جو زبان عرب میں مسافروں کے لئے مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ مسلم کی ایک دوسری حدیث میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک طرف مسیح اُتریگا اور دوسرے مقام میں دجال اُترے گا۔ یعنی دجال احد پہاڑ کے پیچھے نزول کرے گا پھر اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نصاریٰ کے غلبہ کے وقت اُترے گا اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ دجال کے غلبہ کے وقت اُترے گا اور یہ جو ہے کہ جزیہ رکھدے گا یعنی موقوف کرے گا اس صحیح بخاری کی دوسری قرأت یہ ہے کہ یضع الحرب۔ کہ جنگ کو موقوف کرے گا اور وہ کوئی لڑائی نہیں کرے گا اور یہ قرأت صحیح ہے کیونکہ ایک دوسری حدیث اس کی مؤید ہے اور وہ یہ ہے یقع الامنۃ فی الارض عند نزول المسیح یعنی مسیح کے نزول کے وقت بھی امن کی حالت ہو جاوے گی اور کوئی لڑائی نہیں ہوگی۔

۹۔ اور جو مال کی بابت اعتراض کیا گیا ہے البتہ اس کا تو مجھے اقرار کرنا پڑے گا کہ میں نے علماء حال کا بہت نقصان کیا ہے کہ ابھی موہوم اُمیدیں جو درہم و دینار کی متعلق تھیں سب ٹوٹ گئیں لیکن ذرا زیادہ غور کرکے وہ خود سمجھ جائیں گے کہ یہ اُمیدیں کسی نص قرآنی اور حدیثی پر مبنی نہ تھیں صرف غلط فہمی تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ تو کیا مال بیشمار دیکر خدا ان کو فتنہ میں ڈال دے گا اور بجز اس کے ایک حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام درہم اور دینار نہیں چھوڑتے اُن کے وارث اُن کے علم کے وارث ہوتے ہیں پس ان تمام حدیثوں سے صاف طور پر معلوم ہوتا کہ مسیح موعود جو دنیا میں آئے گا وہ ایک روحانی مال عطا کرے گا جس کی دنیا محتاج ہوگی ورنہ مسیح کسی مہاجن ساہوکار کی صورت میں نہیں آئے گا کہ لوگوں کو اپنی اسامیاں ٹھہرا کر روپیہ تقسیم کرے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کا نام مال رکھا ہے اور حکمت کا نام بھی مال رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا مفسر لکھتے ہیں کہ اس کے معنے ہیں مالاً کثیرا لغت میں خیر کے معنے مال کے لکھے ہیں اور ایک اور حدیث میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بڑی دعوت کی اور ہر ایک قسم کا کھانا پکایا تو بعض کھانا کھانے کے لئے آئے اُنہوں نے کھانا کھا کر حظ اُٹھایا اور بعض نے اس دعوت سے انکار کیا وہ بے نصیب ہے۔ اب دیکھو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پلاؤ اور قورمہ وغیرہ پکایا تھا۔ یا روحانی کھانے تھے۔

اصل بات یہ ہے کہ انبیاء اکثر روحانی امور کو طرح طرح کے پیرایوں میں بیان فرمایا کرتے ہیں اور نفسانی آدمی ان کو جسمانی امور کی طرف لیجاتے ہیں۔ بھلا ہم پوچھتے ہیں کہ مسیح آکر درہم و دینار بہت سے تقسیم کرے گا کہ علماء وغیرہ کے گھر سونے چاندی سے بھر جائیں گے لیکن اس کا کہاں تذکرہ ہے کہ وہ لوگ جو روحانی طور پر بھوکے پیاسے ہوں گے ان کی اسی طور سے پوری حاجت براری کرے گا۔ پس اگر یہ تذکرہ کسی اور جگہ نہیں تو یقینا یاد رکھو کہ یہ وہی تذکرہ ہے جو استعارہ کے رنگ پر بیان کیا گیا ہے

۱۰۔ اعتراض یہ ہے کہ جب حضرت مسیح آئیں گے تو نماز کے بارہ میں آپس میں مہدی و مسیح تواضع کریں گے اور ایک دوسرے کو کہیں گے کہ وہ امام ہو یا یہ امام ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیثیں جو امام مہدی کے متعلق ہیں کل مجروح و مخدوش ہیں ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں کہلا سکتی۔ جو لوگ ان حدیثوں کو مانتے ہیں وہ اسبات کو بھی مانتے ہیں کہ ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں اور کوئی بھی جرح سے خالی نہیں ماسوا اس کے ان حدیثوں کے مخالف ایک دوسری حدیث ہے۔ لا مہدی الا عیسیٰ جو ابن ماجہ اور مستدرک میں لکھی ہوئی ہے۔ یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کے مخالف جو حدیثیں مہدی اور مسیح کے بارہ میں آئی ہیں وہ ایک میان میں دو تلواریں ڈالنی چاہتی ہیں یعنی ایک ہی وقت

میں دو خلیفے جمع کرتے ہیں۔ ایک طرف تو امام مہدی خلیفہ ہوئے اور دوسری طرف جو شخص آسمان سے اُترا اور ایک بڑا قصد کر کے آیا اور خدا نے اُس کو بڑی اصلاح کے لئے بھیجا اگر اُس کو خلیفہ نہ سمجھا جائے تو خدا کا یہ سارا کام لغو ٹھہرتا ہے گویا خدا کی اول تو یہ مرضی تھی کہ اسکو خلیفہ مقرر کرے اور اسی نیت سے اُس کو آسمان سے زمین کی طرف روانہ کیا اور ابھی وہ زمین پر نہیں پہونچا تھا کہ خدا کی نیت بدل گئی ایک اور شخص کو اُس نے خلیفہ کر دیا۔ وہ بیچارہ ابھی اس مقصد سے جس کے لئے وہ خوشی خوشی اُترا تھا نامراد رہا اور دوسری نامرادی اور دل سوزش اُس کے لئے اس سے اور بھی بڑھی کہ قریبًا دو ہزار برس تک یا اس سے زیادہ اُس کو امیدیں دلاتے رہے کہ وہ عہدہ تجھے ملے گا اور جب وقت آیا تو دوسرے کو دے دیا پس خدا کی شان سے یہ بعید ہے کہ ایسی بیجا حرکت جس سے مسلمانوں کے گروہ میں تشویش پیدا ہو ایسے نازک وقت میں کرے جس میں اسلام کو اتفاق کی ضرورت ہے گویا یہ مسئلہ روافض کے مسئلہ کے قریب قریب مشابہ ہو گیا کہ ایک طرف تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کر کے بھیجا اور دوسری طرف حضرت علی کے کان میں پھونک ماردی کہ نبوت کا تیرا حق تھا جبرئیل کو یہ غلطی لگ گئی۔

۱۱- عیسیٰ اُتریں گے پھر نکاح کریں گے اور اُن کے اولاد ہو گی۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ اعتراض کیوں پیش کیا ہے ہر ایک شخص نکاح کرتا ہے اور اولاد بھی ہو جاتی ہے ہاں اُس صورت میں اعتراض ہو سکتا تھا کہ اب تک مینے کوئی نکاح نہ کیا ہوتا یا اولاد نہ ہوتی نکاح موجود ہے اولاد بھی چھ لڑکے ہیں۔

۱۲- اور یہ اعتراض جو مسیح کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن کیا جانا ضروری ہے اول تو یہ قبل از وقت ہے کیونکہ ابھی تک میں زندہ موجود ہوں۔ پھر ماسوا اس کے جو معنے اس حدیث کے آپ لوگ سمجھتے ہیں اس سے تو لازم آتا ہے کہ حضرت مسیح اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی وقت میں ایک قبر میں دفن کئے جاویں کیونکہ حدیث میں معی کا لفظ موجود ہے اور دوسرا فساد یہ ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودی جاوے اور یہ نبی کی قبر کی توہین اور تحقیر ہے۔ اس لئے اس حدیث کے معنے بھی روحانی طور پر ہیں یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب اُس کا مرتبہ ہو گا اور وہ بہشت جو میری قبر کے نیچے ہے اُس سے وہ پورے طور پر حصہ پاوے گا۔ بات یہ ہے کہ تمام صوفیہ کرام اور اہل اللہ اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص اپنی وفات کے بعد اُسی درجہ تک اُخروی نعمتوں سے حصہ پا سکتا ہے جس درجہ تک اُس کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر سے قرب ہے۔ ہر ایک انسان جو مرتا ہے خواہ مشرق میں مرے خواہ مغرب میں اگر وہ مومن ہوتا ہے تو اُسکی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے روحانی طور پر نزدیک کی جاتی ہے اور جو کافر مرتا ہے اُس کی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے دور کی جاتی ہے۔ کیونکہ جب کہ ہر ایک مومن کے لئے بہشت کی کھڑکی قبر میں کھولی جاتی ہے اور بہشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے نیچے ہے تو بالضرور ماننا پڑا کہ ہر ایک مومن اپنے مرتبہ اور عزت کے موافق مرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے نزدیک ہو جاتا ہے

۱۳- اور یہ حدیث مسلم کی جو ایک لمبی حدیث ہے جس میں دجال کا کانا ہونا اور اُس کا مینہ برسانا وغیرہ لکھا ہے ہم اُس وقت اس کا جواب دیں گے جب کہ آپ اس کا جواب دے لیں گے کہ قرآن جو قیامت تک دو قوموں کا غلبہ قرار دیتا ہے ایک اہل اسلام اور دوسرے نصاریٰ اور جیسا کہ ابھی ذکر ہوا حدیث صاف بتلاتی ہے کہ حضرت مسیح کسر صلیب کے لئے آئیں گے یعنی صلیب کے غلبہ کے وقت اس حدیث اور قرآن کی اُس آیت سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ دجال کی حدیث بالکل جھوٹی اور مردود ہے جو شخص اسکو مانتا ہے اُس کو قرآن کا انکار کرنا پڑے گا اور حدیث یکسر الصلیب کا بھی انکار کرنا پڑے گا اس لئے یہ حدیث اس لائق نہیں ہے کہ ہم اس کا کچھ جواب دیں۔

۱۴- اور یہ حدیث جو آپ نے لکھی ہے کہ مہدی فلاں خاندان سے اور اُس کے باپ کا نام یہ ہو گا ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ یہ حدیثیں کل مردود اور موضوع ہیں قابل توجہ نہیں ہیں۔ کیونکہ قرآن اور احادیث صحیحہ کے مخالف ہیں جب کہ یہ حدیث اُسی صحاح ستہ میں موجود ہے کہ لا مہدی الا عیسیٰ تو پھر اس حدیث کے ماننے کے بعد یہ ماننا پڑتا ہے کہ اُسکے

مخالف جسقدر حدیثیں ہیں وہ صحیح نہیں ہیں اور جیساکہ میں بیان کر چکا ہوں یہ صحیح بڑے پایہ کی حدیث ہے۔ کیونکہ اس میں وہ اختلاف اور غیر معقولیت نہیں پائی جاتی جو دوسری حدیثوں میں پائی جاتی ہے یعنی ایک ہی وقت میں دو خلیفے مقرر کرنا اور ہمارے سامنے یہ پیش کرنا کہ مہدی بنی فاطمہ ہی سے ہوگا یا فلاں خاندان سے ہوگا عبث ہے ہم کب یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم وہ مہدی ہیں جو ان صفات کا ہوگا بلکہ ایسے مہدی کے وجود سے ہم قطعاً منکر ہیں اور کوئی صحیح حدیث اس کی تائید میں پیدا نہیں ہوتی ہمارا دعوے یہ ہے کہ ہم وہ مہدی ہیں جو مسیح بھی ہے اور ظاہر ہے کہ مسیح کے لئے ضروری نہیں کہ بنی فاطمہ سے ہو اصل بات یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی حدیثیں عباسی سلطنت کے عہد میں بنائی گئی ہیں اسی واسطے بعض نے ان میں سے اپنا لقب مہدی رکھا تھا اور اس مہدی کے متعلق جو بنی فاطمہ سے سمجھا گیا ہے جسقدر قصے ایک ناول کے طور پر بنائے گئے ہیں جنمیں سے بعض کا آپنے ذکر بھی کیا ہے یہ تمام قصے غلط اور لغو ہیں اور صریح قرآن کے مخالف ہیں بھلا یہ کیونکر ہو کہ مہدی تو آکر لڑائیوں کا ایک طوفان برپا کر دے گا اور مسیح کے حق میں یہ لکھا ہو کہ یضع الحرب یعنی لڑائیوں کی صف لپیٹ دے ایک کا مقصد کچھ اور اور دوسرے کا مقصد کچھ اور اور دونوں ایک ہی وقت میں۔

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہم جیساکہ بیان کر چکے ہیں قرآن کو سب حدیثوں پر مقدم رکھتے ہیں اور ان حدیثوں کو مانتے ہیں جو قرآن کے موافق ہیں اور ہمارے مخالف دیوانوں کی طرح بار بار وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جو قرآن کے مخالف پڑی ہیں اور خود باقرار ان کے علماء کے ضعیف اور مجروح ہیں اور اللہ تعالی فرماتا ہے **بای حدیث بعدہ یومنون** یعنی قرآن کے بعد کس حدیث کو تم مانوگے سو ہم اس آیت پر ایمان لاتے ہیں اور قرآن کے بعد اور کسی حدیث کو جو اُس کے مخالف ہو نہیں مانتے۔

مکرر آنکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کا نام حکم رکھا ہے پس مسیح موعود کے لئے علی ثبوت حکم ہونے کا یہی چاہیے تاکہ اُس کا حکم ہونا ثابت ہو جاوے اور حکم ہونا اسی وقت مسیح موعود کا مانا جاوے گا کہ وہ متنازعہ فیہ امور کو صاف کرکے دکھاوے اور جو حدیثیں کہ مجروح و مخدوش ہوں یا قرآن شریف کے خلاف ہوں اُن کو علیحدہ کر دے اور ان کا مجروح ہونا ثابت کرکے دکھا دے اور جو احادیث قرآن شریف کے مطابق اور موافق ہوں اور وہ صحیح ہوں اُن کی صحت پر اپنی مہر صداقت لگا دے اگر وہ ہر ایک فرقہ کی حدیثوں کو قبول کرلے اور ہر ایک فرقہ اور مشرب کے لوگوں کی ہاں میں ہاں ملاتا رہے تو وہ کاہے کا حکم ہوگا وہ حکم اُسی وقت مانا جاوے گا کہ خبیث وطیب اور مردود ومقبول صحیح و موضوع احادیث میں تفرقت کرکے اور خدا سے علم صحیح پاکر تمیز و تفریق کرکے دکھا دے سو ہم نے خدا کے فضل اور اُس کی تعلیم سے ہر ایک امر میں بحیثیت حکم ہونے کے جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فرق کر دیا ہے اور صحیح حدیثوں کو الگ اور موضوع اور مجروح حدیثوں کو الگ کرکے دکھا دیا اور بتلا دیا کہ مہدی کی حدیثیں سب ناقابل اعتبار اور قرآن شریف کے خلاف ہیں ان میں اگر صحیح حدیث ہے تو یہی ہے کہ **لا المھدی الا عیسٰی** اور دجال کی وہ حدیثیں جو خلاف قرآن اور شرک سے پُر ہیں یہی بتلا دیا کہ خراب اور ایمان کی برباد کرنے والی ہیں اور سراسر جھوٹی ہیں۔ والسلام۔

۲۲ر جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

کیا گولڑہ والے بھاگے

پیر صاحب گولڑی نے حضرت سید محمد احسن صاحب فاضل امروہہ کے اُس دعوت مناظرہ سے گریز کیا۔ جو ہم نے الحکم نمبر ۲۵ میں شائع کی تھی یہ انکار مولوی غازی کے اشتہار کے ذریعہ کیا گیا ہے مگر کہیں پیر صاحب گولڑی کی اشتہار میں بھی وہی تصنیف اور تالیف کا سر مکتوم نہ ہو اس لئے ہم اُس اشتہار کو اُس وقت تک قابل تسلیم قرار نہیں دیسکتے جب تک خود حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب اپنے ہاتھ سے شائع نہ کریں۔

رسالہ سراج الحق حصہ دوم

طیار ہے۔ کیا خوب ہو کہ صاحب وسعت دس بیس بیس خرید کر لوگوں کو فائدہ پہونچایا۔ قیمت ۲ر محصول ۱ر۔ سراج الحق از قادیان

حضرت حکیم الامۃ کے الفاظ

النصح للہ وللرسول

النصح للہ سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالے پر کامل ایمان ہو ہر قسم کے شرک سے بیزار ہو اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی میں کسی قسم کا الحاد اور انکی بے عزتی نہ کرے بلکہ حیا کرے اللہ تعالے کو تمام نقایص سے منزہ یقین کرے اور تمام صفات کاملہ سے موصوف مانے۔ اس کی فرمانبرداری میں فرضی ہو یا نفلی عقلی ہو یا عملی قولی ہو یا فعلی سب میں چست و چالاک ہو اور اس کی نافرمانیوں سے بچتا رہے۔ اپنی جان مال اولاد دوستوں کے ساتھ اگر محبت ہو تو خدا ہی کے لئے ہو۔ اور اگر بغض ہو تو اسی ہی کے لئے ہو۔ جناب الٰہی کے فرمانبرداروں سے محبت اور نافرمانوں سے عداوت ہو منکروں کے ساتھ جہاد جو ضرورت وقت کے لحاظ سے مناسب ہو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اقرار اور ان کی قدر کرے اور تمام نیکیوں کو اخلاص سے بجا لاوے تمام بھلی باتوں کی طرف لوگوں کو بلاوے ترغیب دے اور باریک سے باریک تر اس معاملہ میں کوشش کرے۔

اور

النصح للرسول سے یہ مراد ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرے جو کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے ہیں ان سب پر ایمان لاوے آپ کے احکام کی فرمانبرداری جن باتوں سے آپ نے منع فرمایا ہے ان سے رک جاوے آپ کی زندگی کے وقت اور موت کے بعد نصرت اور حمایت کرنا۔ آپ کے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہو آپ کی تعلیم اور مطالب کو زندہ کرکے ان کی اشاعت کرنا آپ کی محنت فی اللہ کی داد دینا یعنی آپ کی کامیابیوں کے لئے درود شریف پڑھنا آپ سے اتہام کو دور کرنا اپنے کاموں میں ان کے علوم سے مشورہ لینا آپ کے علوم کے معانی میں توجہ رکھنا ان کا پڑھنا پڑھانا ان کی بزرگی سمجھنا۔ آپ کے آداب سے متادب ہونا۔ آپ کے اہلبیت سے محبت رکھنا۔ آپ کے صحابہ سے تعلق رکھنا۔ آپ کے ساتھیوں ناصروں اور آپ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرنا۔

الہام الٰہی کی ضرورت پر ایک بات

بارہا نیچر کے قدر نہ کرنے والے برہمو مزاج لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ جب کہ قانون قدرت عقل اور وجدان موجود ہے۔ اور ان سے انسان راستی اور صداقت کو پالیتا ہے تو الہام الٰہی کی کیا ضرورت ہی مگر میں ان لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ وہ آنکھ بند کرکے نظارہ قدرت کو کیوں دیکھتے ہیں دیکھو دنیا میں گھاس پھوس سب کچھ موجود ہے مگر جب تک آسمان سے بارش نہ برسے تو وہ گھاس پھوس ہرگز نشو و نما نہیں پا سکتے بلکہ زمینی کنوؤں کا پانی تک خشک ہو جاتا ہی اسی طرح پر اگر الہام الٰہی کی بارش نہ ہو تو عقل اور وجدان اسی گھاس کی طرح سوکھ جاوے جب کہ جسمانی نشو و نما آسمانی بارش کے بدون نہیں ہو سکتا تو روحانی نشو و نما کلام الٰہی کے بغیر کیونکر ہو سکتا ہے؟ پس یہ کیسی آسان دلیل ضرورت الہام اور ضرورت نبوت پر ہے۔

لائق توجہ ناظرین اخبار

ہماری بیماری کی وجہ سے اس ہفتہ کا اخبار اپنے معمولی حجم پر شائع ہوا ہے اور چونکہ بعض وجوہات اور مشکلات نے اخبار کے بروقت شائع ہونے میں ایک روک پیدا کر رکھی ہے اس لئے سردست ہم نے اس کو باقاعدہ بنانے کے واسطے یہ انتظام کیا ہے کہ ۹ر اگست ۱۹۱۰ء کا نمبر اپنے وقت پر ان شاء اللہ تعالیٰ شائع ہو اور گو بلحاظ صفحات معترہ ہم ناظرین کو پورا حق دے چکے ہیں تاہم اس ایک نمبر ۲۸ کی کمی کی تلافی آیندہ ہمیشہ کے لئے اخبار کو ۱۲ صفحہ تک بڑھا دینے سے کرتے ہیں۔ باایں ہمہ مشکلات مالی ہم اخبار کا حجم بڑھاتے ہیں اور اسکو دلچسپ اور مفید بنانے کی سعی کرتے ہیں امید ہے ناظرین اپنے فرائض کو نہ بھولیں گے جن لوگوں نے اب تک قیمت نہیں دی وہ خود بھیج دیں ورنہ ہم ہر وقت بذریعہ وی پی وصول کرنے کے مجاز ہیں پھر شکایت نہ کریں کیونکہ سال رواں سے سات ماہ گزر چکے۔ مہربانی فرما کر جلد قیمت عنایت کریں تاکہ مشکلات دور ہوں جلد قیمت ادا کرنے میں دونوں طرف کا فائدہ ہے۔

محبت کا بیرونی اظہار

اس عنوان سے جالندھری پرچارک نے ایک نوٹ لکھا ہے اور شہر چکاگو (امریکہ) کے ایک گرجا کی خوبصورتی کا ذکر کرتے ہوئے اُس نے بتلایا ہے کہ اگرہ کی موتی مسجد کو دیکھ کر کے دل میں حیرت پیدا ہوئی تھی کہ ایسے شفاف سنگ مرمر کے عالی شان ستون کس محنت اور خرچ سے جوڑے گئے ہوں گے اور اس تعجب کو مغلوں کی مذہبی سپرٹ نے دور کر دیا اور وہ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ مغلوں کو اپنے مذہب کے ساتھ دلچسپی اور محبت تھی اور یہی وجہ ہے کہ ان کے مکانات میں یہ عجیب بات ہے کہ مغلوں کا کوئی بھی مکان ایسا نہیں (حتی کہ جیل خانہ تک) جس میں چھوٹی سی مسجد ادائے نماز کے لئے نہ ہو۔ پرچارک جس نتیجہ پر پہونچا ہے ہم اُس کے ساتھ ہیں جس قوم کو اپنے مذہب کے ساتھ محبت ہو وہ اُس کا اظہار عملی طور پر کرکے دکھاتی ہے۔ اس وقت منارۃ المسیح جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی کی بنیاد پر اس زمانہ کے امام علیہ السلام کی طرف سے تعمیر ہونے والا ہے اُس کی عظمت اور شان آیندہ زمانہ میں ہماری قوم کی اُس محبت کے اظہار کا ایک کامل ذریعہ ہوگی جو اُس کو اپنے امام اور پھر اپنے سید و مولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ پس اگر ہم اپنی قوم کو منارۃ المسیح کے لئے متوجہ کریں تو بجا اور درست ہے۔

براہین احمدیہ

چار جلد کامل

یہ وہ نادر اور بے نظیر کتاب ہے جس میں قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کے ثبوت میں ۳۰۰ زبردست دلائل قاطع دیئے گئے ہیں اور اسلام کو بمقابلہ جمیع مذاہب کے اعلیٰ و افضل کیا گیا ہے اور اثبات رسالت آنحضرت میں آجتک کوئی کتاب ایسی تصنیف نہیں ہوئی موافق اور مخالف اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اس کی پہلی قیمت ۲۵ روپے تھی اور بوجہ نایابی کے دنیا اسکی زیارت کو ترس رہی تھی ہم نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے اس کتاب کو زیور انطباع بار ثانی پہنایا ہے ناظرین یہ توقع ماہنہ سے نہ کھوئیں نہایت جلد خرید فرمائیں۔ کاغذ موٹا چھاپہ نفیس خوشخط اور خوشنما قیمت نہایت ہی کم صرف (۱۰ے ر)

المشتہر کریم بخش مالک مطبع مفید عام پریس سیالکوٹ

افسوس

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جنمیں دین و دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اسقدر بدزبانیاں کی جاتی ہیں اور گالیاں دی جاتی ہیں کہ ایک غیرت مند مسلمان کا بدن تھرا اٹھتا ہے اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے ان رسالوں نے کچھ ایسا زہر پھیلا رکھا ہے کہ کئی مسلمان انکو پڑھکر اسلام سے متشکک اور مرتد ہوگئے ہیں ہندوستان میں چھ کروڑ مسلمان موجود ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی انکی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا جو ان مخالفین کے دندان شکن جواب دیکر اہل اسلام کو ورغلانے کے گڑھے سے بچاوے اور انکا حوصلہ بڑھاوے کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے مشن کا بہت سا روپیہ انہی ایجنٹوں کو وصول ہو جاتا ہے کہ ولایت کے عیسائیوں نے ایک وقت کی چاء میں میٹھا ڈالنا چھوڑ دیا ہے اور اسی ایک دفعہ کے میٹھا چھوڑ دینے سے ہزاروں روپیہ جمع ہو جاتا ہے جو عیسائی مشن کے اور عیسائی رسالوں کے شائع کرنے میں صرف کرتے ہیں پس اسلام جو سچا مذہب اور سچا مذہب ہی کا پاس کے لئے مسلمانوں کو اتنی بھی غیرت نہیں ہونی چاہیے ضرور ہونی چاہیے اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا ہے کہ ہم یہ رسالہ انوار الاسلام ماہوار نکالنے پر مجبور ہوئے جسمیں نور افشاں وغیرہ عیسائی اخباروں آریہ گزٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے مفصل جوابات لکھا کرتے ہیں ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس رسالہ کو منگاکر اور مطالعہ کرے ۲۸ صفحہ ماہوار قیمت بہت کم معہ محصول ڈاک صرف عہ سالانہ قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیے۔ نمونہ کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔ دشمنین اسلام سے رسالہ کی قیمت سالیانہ صرف ۱۲ر غیر مذاہب سے صرف ۸ر لی جاتی ہے صرف اس غرض سے کہ غیر مذاہب کو روز محشر خداوند تعالیٰ کے یہ موقع کہنے کا نہ ملے کہ ہم نے دنیا میں رسالہ انوار الاسلام نہیں دیکھا۔

المشتہر منشی کریم بخش
مالک و مہتمم رسالہ انوار الاسلام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں و کپتان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت نزدیکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اوراد ویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرا فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر پردنیر میاسنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱- میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر جلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے راقم ڈاکٹر ڈی- ایم- بی سانکھی صاحب بہادر - ایم- بی - ایم- ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

۴- میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مسماۃ اتم دیوی عمرہ ۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں جزد جزد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتی تھی اس کی آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں [illegible] سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئیں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳- مجھے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہو ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاص کر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

۲- میں [illegible] بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی اک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کو سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب طبع ہوا